فتوحاتِ نعمانیہؒ

دیوبندی، بریلوی تنازع ختم کرنے کے لیے
فیصلہ کن مناظرے

مناظرِ اہلِ سنت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندی، بریلوی تنازع ختم کرنے کے لیے فیصلہ کن مناظرے

فتوحاتِ نعمانیہ

مناظرِ اہلِ سنّت

رئیس المحدثین والمتکلمین حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

انجمن ارشاد المسلمین
۱۴-بہاولپور روڈ ○ مزنگ، لاہور

سلسلہ مطبوعات 03 /

نام کتاب : فتوحات نعمانیہ

مرتب : حضرت مولانا قاری عبدالرشیدؒ

ناشر : دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور 042-7235094

طابع : حنیف سنز

اشاعت :

قیمت : =/ [redacted]

قانونی مشیر ———— باہتمام

مہر عطاء الرحمٰن ایڈووکیٹ ہائیکورٹس، پاکستان

فون: 0300-4356146, 042-7080020

حافظ محمد ندیم

0300-8477008

ظاہر ہے کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے جو بطورِ مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے[1]، مگر خان صاحب نے اس کا عربی ترجمہ اس طرح کردیا۔

مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفہم

جس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہل فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں " اور اس میں ہر قسم کی فضیلت کی نفی ہوگئی اور ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے (کما لا یخفی)

تیسری وجہ تیسری وجہ اور تیسری دلیل ہمارے اس خیال کی یہ ہے کہ "تحذیر الناس" کے جو فقرے خان صاحب نے اس موقع پر نقل کئے ہیں۔ ان کا "ماسبق وما لحق" جس سے ان کا صحیح مطلب واضح ہو جاتا ہے اور ناظرین کو غلط فہمی کا موقع نہ رہتا حذف کر دیا ہے (اس کا ثبوت آگے آتا ہے)۔

چوتھی وجہ ہمارے خیال کی چوتھی وجہ اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ خان صاحب کے اس محکم کفر کی تمام تر بنیاد اس پر ہے کہ "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں اول سے آخر تک ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کا انکار نکل سکے۔ بلکہ تحذیر الناس کا تو موضوع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر قسم کی خاتمیت ذاتی، زمانی، مکانی وغیرہ کی حمایت اور حفاظت ہے اور بالخصوص ختم زمانی کے متعلق تو اس میں نہایت صاف اور واضح تصریحات ہیں۔ چنانچہ "تحذیر الناس" صفحہ ۳ پر اس فقرہ کے بعد جس کو فاضل بریلوی نے سب سے آخر میں نقل کیا ہے۔ مولانا مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

---

[1] یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ مفہوم مخالف مصنفین کے کلام میں معتبر ہے۔ علامہ شامی ردالمحتار میں ارقام فرماتے ہیں کہ۔
"فی انفع المسائل مفہوم التصنیف حجۃ" ردالمحتار: ج ۳، صفحہ ۴۴۴" اور اس مسئلہ میں حنفیہ اور شافعیہ کا جو اختلاف مشہور ہے وہ صرف نصوص شرعیہ تک محدود ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

"بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تأخر زمانی اور سدِ باب مذکور (یعنی سدِ باب مدعیانِ نبوت) خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے"

نیز اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۰ پر مولانا مرحوم اپنے اصل مدعا کی توضیح سے فارغ ہو کر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوتِ خاتمیتِ زمانی ظاہر ہے، ورنہ تسلیم لزوم خاتمیتِ زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحاتِ نبوی مثل انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی او کما قال؛ جو بظاہر بطرزِ مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔[1] اس باب میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا، گو الفاظِ مذکور بسندِ تواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدمِ تواترِ الفاظ باوجود تواترِ معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواترِ اعدادِ رکعاتِ فرائض و وتر وغیرہ۔ باوجودیکہ الفاظِ احادیث مشعرِ تعدادِ رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا"

اس عبارت میں مولانا مرحوم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ زمانی کو پانچ طریقوں سے ثابت فرمایا ہے۔

---

[1] یہاں یہ بات خاص طور سے قابلِ لحاظ ہے کہ ختمِ زمانی پر صراحۃً دلالت کرنے والی "لا نبی بعدی" جیسی حدیثیں بھی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کے نزدیک قرآن کریم کے لفظ "خاتم النبیین" ہی سے ماخوذ ہیں۔ یعنی مولانا موصوف کا یہ خیال اور دعویٰ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حدیثوں میں اپنا سب سے آخری نبی ہونا اور اپنے بعد کسی اور نبی کا نہ آنا بیان فرمایا ہے وہ قرآن پاک کے لفظ خاتم النبیین ہی سے ماخوذ ہے اور گویا اسی کی تفسیر اور تشریح ہے اس صاف اور واضح تصریح کے ہوتے ہوئے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو ختمِ نبوت زمانی کا منکر قرار دینا یا یہ کہنا کہ وہ قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین سے خاتمیتِ زمانی کا مطلب نکالنے کو "عامیانہ خیال" کہتے ہیں کیسی بے شرمی کی بات ہے۔ مولانا رح نے تو صرف حصر کو عوام کا خیال بتلایا ہے جس کی تفصیل اور توضیح آگے آتی ہے۔

۱ : یہ کہ حضورِ اقدسؐ کے لئے خاتمیتِ زمانی نصِ "خاتم النبیین" سے بدلالت مطابقی ثابت ہو، اس طور پر کہ خاتم کو ذاتی اور زمانی سے مطلق مانا جائے ۔

۲ : یہ کہ بطورِ عمومِ مجاز لفظ خاتم کی دلالت دونوں قسم کی خاتمیت پر مطابقی ہو ۔

۳ : یہ کہ دونوں میں سے ایک پر مطابقی ہو اور دوسرے پر التزامی، اور ان تینوں صورتوں میں خاتمیت زمانی نصِ قرآن سے ثابت ہو گی ۔

۴ : یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ زمانی احادیثِ متواترۃ المعنی سے ثابت ہے ۔

۵ : یہ کہ خاتمیت زمانی پر امت کا اجماع ہے ۔

ان پانچ طریقوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ زمانی ثابت کرنے کے بعد مولانا مرحوم نے یہ بھی تصریح فرما دی کہ خاتمیتِ زمانی کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ دوسرے ضروریات و قطعیات دین کا ۔

"تحذیر الناس" کی ان واضح تصریحات کے باوجود یہ کہنا کہ اس میں ختمِ نبوت زمانی کا انکار کیا گیا ہے سخت ظلم اور فریب نہیں تو کیا ہے ۔

پھر اس قسم کی تصریحات تحذیر الناس میں ایک ہی دو جگہ نہیں، بلکہ مشکل سے اس کا کوئی صفحہ اس کے ذکر سے خالی ہو گا ۔ اس وقت ہم تحذیر الناس کی صرف ایک عبارت اور ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں جس میں مولانا نانوتوی مرحوم نے ایک نہایت ہی عجیب و غریب فلسفیانہ انداز میں ختمِ نبوت زمانی کو بیان فرمایا ہے ۔ تحذیر الناس کے صفحہ ۲۱ پر ہے ۔

" درصورتیکہ زمانے کو حرکت کہا جائے تو اس کے لئے کوئی مقصود بھی ہو گا جس کے آنے پر حرکت منتہی ہو جائے، سو حرکت سلسلۂ نبوت کے لئے نقطۂ ذاتِ محمدیؐ منتہیٰ ہے اور یہ نقطہ اس ساق زمانی اور ساق مکانی کے لئے ایسا ہے جیسے نقطۂ راس زاویہ تاکہ اشارۂ شناسانِ حقیقت کو یہ معلوم ہو کہ آپ کی نبوت کون و مکان، زمین و زمان کو شامل ہے ۔ "

پھر اس کے چند سطر بعد اسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ ۔

" منجملہ حرکات حرکتِ سلسلۂ نبوت بھی تھی، سو بوجہ حصولِ مقصودِ اعظم ذات محمدی صلعم وہ حرکت مبدل بسکون ہوئی، البتہ اور حرکتیں ابھی باقی ہیں اور زمانۂ آخر میں آپ کے ظہور کی ایک

یہ بھی وجہ ہے ؎ (تحذیر الناس ص ۲۱)

پھر تحذیر الناس ہی پر منحصر نہیں، حضرت مرحوم کی دوسری تصانیف میں بھی بکثرت اس قسم کی تصریحات موجود ہیں محض بطورِ نمونہ "مناظرۂ عجیبہ" کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔ "مناظرۂ عجیبہ" کا مضمون جہاں سے شروع ہوتا ہے اس کی پہلی سطر یہ ہے۔

" حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں "

——— پھر اسی کے صفحہ ۳۹ پر فرماتے ہیں۔

" خاتمیتِ زمانی اپنا دین والیمان ہے، ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں "

——— پھر اسی کے صفحہ ۵۰ پر فرماتے ہیں۔

" خاتمیتِ زمانی سے مجھے انکار نہیں، بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے، اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے، پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کسی کو نہیں سمجھتا "

——— پھر اسی کے صفحہ ۶۹ پر فرماتے ہیں۔

" ہاں یہ مسلّم ہے کہ خاتمیتِ زمانی اجماعی عقیدہ ہے "

——— پھر اسی کے صفحہ ۱۰۳ پر ہے۔

" بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تأمّل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں "

یہ پانچ عبارتیں صرف "مناظرۂ عجیبہ" کی ہیں۔ اس کے بعد حضرت نانوتوی مرحوم کی آخری تصنیف "قبلہ نما" سے ایک عبارت اور نقل کی جاتی ہے "قبلہ نما" کے صفحہ ۱۱ پر ہے۔

" آپ کا دین سب دینوں میں آخر ہے اور چونکہ دین حکم نامۂ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہوگا وہی شخص سردار ہوگا، کیونکہ اسی کا دین آخر ہوتا ہے جو سب کا سردار ہوتا ہے "

حضرت قاسم العلوم قدس سرہٗ کی یہ کل دس عبارتیں ہوئیں ۔ کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی صاحبِ دیانت اور صاحبِ عقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص ختمِ نبوت زمانی کا منکر ہے ؟ لیکن افتراء پردازی کا کوئی علاج نہیں ۔ ایسے ہی مفتریوں کے متعلق عارف جامی نے کہا ہے ؎

چنیں کردند خلقے در تماشا ہمیں گفتند حاشا ثم حاشا
کزیں روئے نکو بدکاری آید وزیں دِل دار دل آزاری آید

حضرت نانوتوی مرحوم کی مختلف تصانیف کی مذکورہ بالا تصریحات اور دوسرے علماء دیوبند کی وہ علمی اور عملی مساعی ، جو قادیانی جماعت کے مقابلہ میں اسی مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اب تک کتابوں اور مناظروں کی شکل میں ظہور پذیر ہو چکی ہیں اور جن سے تمام اسلامی دنیا واقف ہے ، ختم نبوت کے متعلق بانیٔ دارالعلوم دیوبند اور جماعتِ علمائے دیوبند کی پوزیشن واضح کرنے کے لئے انصاف والی دنیا کے نزدیک کافی سے زائد ہیں ۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ تحذیر الناس کے ان تینوں فقروں کا صحیح مطلب بھی عرض کر دیا جائے جن کو جوڑ توڑ کر مولوی احمد رضا خان صاحب نے اس کے مصنف پر ختم نبوت زمانی کے انکار کا بہتان لگایا ہے ۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے کہ اختصار کے ساتھ قرآن مجید کے لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر کے متعلق مولانا نانوتوی مرحوم کا مسلک اور نقطۂ نظر واضح کر دیا جائے ۔

○